بیع الوفا

بائیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۵-۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ مطابق ۹-۱۱ مارچ ۲۰۱۳ء، جامعہ اسلامیہ عربیہ، جامع مسجد امروہہ

۱- بیع وفا کے موضوع پر تمام مقالات، تحریروں اور بحث ومباحثہ کے بعد شرکاء سمینار کا احساس ہے کہ ہمارے معاشرہ سے باہمی تعاون اور قرض حسنہ کا جذبہ کم اور قرض کی واپسی میں ٹال مٹول کا مزاج بڑھتا جارہا ہے، اس لیے سمینار امت مسلمہ سے اپیل کرتا ہے کہ قرض حسنہ کی جو فضیلت ہے اس کو حاصل کرنے اور قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول کی قباحت سے بچنے کی فکر پیدا کی جائے، ساتھ ہی ساتھ شریعت اسلامی سے اس بارے میں جو رہنمائی ملتی ہے اس پر عمل کیا جائے۔

۲- شریعت میں رہن کا مقصد قرض کی وصولیابی کو یقینی بنانا ہے، لہٰذا قرض دہندہ کے لیے مال مرہون سے استفادہ کرنا جائز نہیں، یہ غریبوں کا استحصال اور سودخوری کا ایک ذریعہ ہے۔

۳- اگر قرض دہندہ مال مرہون سے فائدہ اٹھائے تو انتفاع کے بقدر رقم قرض سے منہا ہوتی جائے گی، یہاں تک کہ اگر قرض کی پوری رقم کے بقدر انتفاع کر چکا ہو تو مال مرہون بغیر کسی مطالبہ کے مقروض کو واپس کرنا واجب ہوگا۔

۴- اگر کوئی شخص سخت ضرورت مند ہو، اس کو نہ قرض حسن ملے اور نہ ہی رہن پر قرض ملے اور وہ نقد رقم حاصل کرنے کے لیے اپنی کوئی چیز کسی کے ہاتھ فروخت کرتا ہے، جب کہ اس کا ارادہ ہو کہ بعد میں اس کو دوبارہ خرید لے گا تو اس کی گنجائش ہے؛ البتہ واپس خریداری کا ذکر اس معاملے کے کرنے کے درمیان نہ کیا جائے؛ بلکہ اس سے الگ باہمی معاہدہ ہو جائے کہ خریدار اسے اسی قیمت پر دوبارہ بائع کو فروخت کردے گا تو ایسا کرنا درست ہوگا، اس صورت میں کہ خریدار کے لیے مبیع سے نفع اٹھانا جائز ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے؛ تاہم اس سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔

۵- کسی بھی جائداد-دکان ومکان-کو کرایہ پر لین دین کے لیے ضمانت کے نام سے لی جانے والی رقم شرعاً قرض کے حکم میں ہے۔

۶- قرض کی بنا پر کرایہ میں مروجہ اجرت کے مقابلہ میں غیر معمولی کمی (غبن فاحش) "کل قرض جرّ نفعًا فھو حرام" کے تحت ناجائز ہے۔

☆☆☆